۲۴ مُحرَّمُ الحرام ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت (قسط:227)

خواب کی تعبیر کون بیان کر سکتا ہے؟

- سانپ کو زِندہ چھوڑ دینا کیسا؟ 3
- اُنگلیوں کے پورے قیامت میں گواہی دیں گے 10
- کشتیِ نُوح میں سُوار ہونے والا پہلا پرندہ 14
- اِنتقال کے بعد چہرے پر مسکراہٹ 23

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خواب کی تعبیر کون بیان کر سکتا ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق اور محبّت کی وجہ سے میری طرف تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواب کی تعبیر کون بیان کر سکتا ہے؟

سُوال: خواب کا اِنکار کرنا کیسا؟ نیز کیا ہر شخص خواب کی تعبیر بیان کر سکتا ہے؟[3]

جواب: خواب کا اِنکار تو شاید جانور بھی نہیں کرے گا۔ خواب تو سبھی دیکھتے ہیں۔ اچھے خواب بھی دیکھے جاتے ہیں اور بُرے خواب بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا۔ بَہر حال خوابوں کی حقیقت ہے اور اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی خوابوں کا تذکرہ ہے۔ نبی کا خواب وحی پر مشتمل ہوتا ہے اور بِالکُل قَطْعی اور یقینی ہوتا ہے۔[4] البتّہ غیرِ نبی کا خواب دلیل نہیں ہوتا۔[5] رہا یہ سُوال کہ ”کیا ہر شخص خواب کی تعبیر بیان کر سکتا ہے؟“ تو

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۴ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۲ھ بمطابق 12 ستمبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... معجم کبیر، ۳۶۱/۱۸، حدیث: ۹۲۸۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

4 ...... تفسیر طبری، پ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ۴، ۱۴۸/۷، حدیث: ۱۸۷۹۰۔

5 ...... منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، ۱۰۷/۱ مفھوماً۔

www.dawateislami.net

ایسا نہیں ہے، مُعَبِّر یعنی خواب کی تعبیر بیان کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اُس کی قرآن و حدیث پر نظر ہو، عَرَبی زبان جانتا ہو، نیز اسے فنِّ تعبیر (یعنی خواب کی تعبیر بتانے کا فن) بھی آتا ہو۔ ہر عالم بھی تعبیر نہیں بتا سکتا۔[1] جبکہ یہاں تو ہر فُٹ پاتھیا تعبیر بتا رہا ہوتا ہے۔[2] تعویذ دھاگے کرنے والے بابا جی اور پیر صاحبان بھی عام طور پر تعبیر بتا رہے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! پیر کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ فنِّ تعبیر سے آگاہ ہو، اِس لئے پیر صاحب کو اپنا بھرم رکھنے کے لئے اُلٹی سیدھی تعبیر نہیں بتانی چاہیے، بلکہ معذِرت کر لینی چاہیے کہ "میں علمِ تعبیر نہیں جانتا۔" اِس سے اُن کی شان میں فرق نہیں آئے گا۔

آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے کتنے جُمعے اَدا فرمائے؟

سُوال: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے جُمعے اَدا فرمائے تھے؟

(اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پوتے اُسَید رضا عطّاری کا سُوال)

---

1 ...... یاد رہے کہ خواب کی تعبیر بیان کرنا نہ ہر شخص کا کام ہے اور نہ ہی ہر عالِم خواب کی تعبیر بیان کر سکتا ہے، بلکہ خواب کی تعبیر بتانے والے کے لئے ضروری ہے کہ اُسے قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مُبارَکہ میں بیان کی گئی خواب کی تعبیروں پر عُبور ہو، اَلفاظ کے معانی، کنایات اور مجازات پر نظر ہو، خواب دیکھنے والے کے اَحوال اور معمولات سے واقفیت ہو اور خواب کی تعبیر بیان کرنے والا متقی وپرہیزگار ہو۔ خواب کی تعبیر بیان کرنے کے پانچ آداب درج ذیل ہیں۔ (1) جب تعبیر بیان کرنے والے کے سامنے کوئی اپنا خواب بیان کرنے لگے تو وہ دُعائیہ کلمات کے ساتھ اُس سے کہے: جو خواب آپ نے دیکھا اُس میں بھلائی ہو، آپ اپنا خواب بیان کریں۔ (2) اچھے طریقے سے خواب سُنے اور تعبیر بیان کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ (3) خواب سُن کر اُس میں غور کرے، اگر خواب اچھا ہو تو خواب بیان کرنے والے کو خوشخبری دے کر اُس کی تعبیر بیان کرے اور اگر بُرا ہو تو اُس کے مختلف اِحتمالات میں جو سب سے اچھا اِحتمال ہو وہ بیان کرے اور اگر خواب کا اچھا یا بُرا ہونا دونوں برابر ہوں تو اُصول کی روشنی میں جسے ترجیح ہو وہ بیان کرے اور اگر ترجیح دینا ممکن نہ ہو تو خواب بیان کرنے والے کا نام پوچھ کر اُس کے مُطابِق تعبیر بیان کر دے اور خواب بیان کرنے والے کو تعبیر سمجھا دے۔ (4) سورج طلوع ہوتے وقت، زوال کے وقت اور غروبِ آفتاب کے وقت تعبیر بیان نہ کرے۔ (5) تعبیر بیان کرنے والے کو بتائے گئے خواب اُس کے پاس اَمانت ہیں اِس لئے وہ اُن خوابوں کو کسی اور پر بلاضرورت ظاہر نہ کرے۔ (تفسیر صراط الجنان، ۴/ ۵۶۱)

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا سَمُرہ بن جُندُب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز پڑھتے تو اپنا چہرۂ انور ہماری طرف کر کے فرماتے: کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو بیان کرتا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواباً وہ فرماتے جو اللہ پاک چاہتا۔ (بخاری کتاب الجنائز، ۱/ ۴۶۷، حدیث: ۱۳۸۶) مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ لوگوں سے خواب پوچھنا، اُس کی تعبیر دینا سُنّتِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے، بشرطیکہ تعبیرِ خواب کا علم ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۹۷)

www.dawateislami.net

جواب: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تقریباً 500 جُمعے ادا فرمائے تھے،[1] کیونکہ جُمعہ شریف، ہجرت کے بعد فرض ہوا تھا،[2] جبکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَدَنی زندگی 10 سال ہے،[3] اور 10 سال میں اِتنے ہی جُمعے آتے ہیں۔

سانپ کو زِندہ چھوڑ دینا کیسا؟

سُوال: ہمیں کالز آتی ہیں کہ ہمارے گھر اور بستی میں سانپ آ گئے ہیں، جب ہم وہاں جاتے ہیں تو اُن سانپوں کو بَستی سے باہر لا کر پھینک دیتے ہیں، کیا ہم یہ صحیح کرتے ہیں؟ یا ہمیں سانپوں کو وہیں فوراً مار دینا چاہیے؟

(محمد مبشر امتیاز۔ریسکیو 1122۔ملتان)

جواب: "فتاویٰ رَضَویہ" شریف میں ہے: سانپ کو مار دینا مستحب اور افضل کام ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سانپ کو مار دینے کا حکم فرمایا ہے۔[4] یہاں تک کہ حَرَم شریف میں[5] اور اِحرام کی حالت میں بھی سانپ کو مار دینے کی اِجازت ہے۔[6] اور جو خوف کی وجہ سے سانپ کو چھوڑ دے اُس کے لئے حدیث شریف میں "لَیْسَ مِنِّیْ (یعنی وہ مجھ سے نہیں)" فرمایا گیا ہے۔[7] لیکن سفید رنگ کا سانپ جو سیدھا چلتا ہے اور چلنے میں بَل نہیں کھاتا اُسے بغیر خبردار کئے اور بغیر ڈَرائے مارنا ممنوع ہے۔[8] اِسی طرح وہ سانپ جو مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً

---

1. مراۃ المناجیح، ٢/٣٤٦۔
2. مراۃ المناجیح، ٢/٣٤٦۔
3. مراۃ المناجیح، ٢/٣٤٦۔
4. بخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما یقتل المحرم من الدواب، ١/٦٠٤، حدیث: ١٨٣٠۔
5. ابو داؤد، کتاب المناسک، باب ما یقتل المحرم من الدواب، ٢/٢٤٧، حدیث: ١٨٤٧۔
6. مسلم، کتاب الحیوان، باب قتل الحیات وغیرھا، ص٩٤٧، حدیث: ٥٨٣٧۔
7. ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی قتل الحیات، ٤/٤٦٣، حدیث: ٥٢٤٩۔
8. ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی قتل الحیات، ٤/٤٦٦، حدیث: ٥٢٦١۔

www.dawateislami.net

کے گھروں میں رہتے ہیں اُن کو بھی بے اِنذار و تحذیر یعنی ڈرائے بغیر مارا نہ جائے۔[1] مگر ایک قسم کا سانپ جس کی پیٹھ پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں، نیز اَبْتَر نامی سانپ جو کَبُود رنگ (یعنی نیلے رنگ) اور چھوٹی دُم والا ہوتا ہے، اِس طرح کے سانپ اگر مدینۂ مُنَوَّرہ کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو اُن کو بے اِنذار یعنی بغیر ڈَرائے مار دینے کی اِجازت ہے۔ اِن دونوں قسم کے سانپوں کا خاصّہ یہ ہے کہ جس کی آنکھ پر یہ نظر ڈال دیں وہ بندہ اندھا ہو جائے، نیز اگر حاملہ عَورت اِنہیں دیکھ لے تو اُس کا حمل گر جائے۔[2]

نامُساعِد حالات میں کیسے صَبر کیا جائے؟

سُوال: نامُساعِد (یعنی نامُوافق) حالات میں صَبر کا دامن کیسے تھاما جائے؟ (محبوب عالَم عطاری)

جواب: کَربلا میں آلِ رسول پر ظلم و سِتَم کی آندھیاں چلی تھیں، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے سامنے آپ کے بھائی، بھانجے اور بھتیجے شہید ہوئے تھے، مَزید یہ کہ تین دِن کی بھوک پیاس بھی تھی۔ ایسے حالات کسی اور کے ساتھ ہونا بعید از قیاس ہے، یعنی ایسا سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ اِن حالات میں بھی، اَہلِ بیتِ اَطہار، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اور آپ کے رُفقا نے صَبر ہی کیا تھا۔ اللہ پاک اُن پر کروڑوں رَحمتیں نازِل فرمائے۔ اِس سے زیادہ نامُساعِد حالات کیا ہوں گے!! جس سے صَبر نہیں ہو پاتا وہ اپنے آپ کو کَربلا کا ایک پھیرا لگوالے، ننھے علی اَصغر کا جلوہ تصوُّر میں لائے کہ کس طرح وہ اپنے بابا جان، اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے بازوؤں میں تھے اور پیاس کی شدّت سے گلا سُوکھا ہوا تھا، اُسی سُوکھے گلے پر ظالموں نے تیر چلادیئے تھے اور وہ اپنے بابا جان کے ہاتھوں میں جُھر جُھری لے کر شہید ہوگئے تھے۔[3] اُس وقت اُن کے بابا جان پر کیا گزری ہوگی!! اُن کی اَمّی جان نے جب اپنے چھ ماہ کے پھول کو خُون میں لتھڑا دیکھا ہوگا تو اُن پر کیا بیتی ہوگی!! پھر بھی اُن حضرات نے صَبر ہی کیا تھا۔

---

1 ......مسلم، کتاب الحیوان، باب قتل الحیات وغیرھا، ص۹۴۸-۹۴۷، حدیث: ۵۸۴۱۔

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۶۴۵ ملخصاً وملتقطاً۔

3 ......الکامل فی التاریخ، سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، ۴۲۹/۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

یاد رکھئے! عمل جتنا دُشوار ہو گا، اُتنا ہی نامۂ اَعمال میں وَزن دار ہو گا۔ [1] ”اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُهَا۔ یعنی اَعمال میں سب سے اَفضل عمل وہ ہے جس میں زَحمت، تکلیف، محنت اور مشقّت زیادہ ہو۔“[2] جتنا صبر دُشوار ہو گا، اِنْ شَآءَ اللہ اِتنا اَجر اور ثَواب زِیادہ ملِے گا۔ صَبر کرنے والوں کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے! اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(۱۵۳)﴾ [3] (ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے)۔ صرف سمجھانے کے لئے ایک دُنیاوی مثال دے رہا ہوں کہ آج کسی کے ساتھ کوئی پولیس والا، کوئی SHO، کوئی تھانے دار یا کوئی فوجی اَفسر کھڑا ہو جائے تو وہ پھول جائے گا اور کہتا پھرے گا کہ ”ذرا سنبھل کر بات کرنا! میری SHO سے بڑی دوستی ہے، SSP صاحب کے گھر آنا جانا ہے“ وغیرہ۔ تو جس کے ساتھ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْن کی حمایت اور رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی مَدَد ہو اُس صبر کرنے والے کا عالَم کیا ہو گا!!

چُپ رہ سِیں تاں موتی مِل سَن　　صَبر کریں تاں ہیرے

پاگلاں وانگوں رولا پاویں　　ناں موتی نا ہیرے

زِیادَتی، اِغوا اور قتل کے اَفسوس ناک واقعات

سُوال: پچھلے کچھ عَرصے سے بچّوں، بچیوں اور عَورَتوں کے ساتھ زِیادَتی، اِغوا اور قتل کے اَفسوس ناک واقعات زِیادہ سُننے میں آرہے ہیں۔ اِس بارے میں آپ کیا فرمائیں گے؟ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابُو حامِد محمّد عمران عطّاری)

جواب: اللہ کریم سے عافیت کا سُوال ہے۔ ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ یعنی میں اللہ پاک سے دُنیا و آخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں۔“ اللہ کریم ہماری بَہو بیٹیوں کی عصمت کی حِفاظت فرمائے۔ جو دَرِندہ صفت لوگ تھوڑی سی تسکین حاصل کرنے اور تھوڑا سا لُطف اُٹھانے کے لئے ایسی حَرَکت کرتے ہیں اللہ پاک اُنہیں سچّی توبہ کی سَعادت بخشے اور اِن چیزوں سے باز رہنے کی توفیق دے۔ اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

1 ......حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/ ۱۶، رقم: ۱۱۲۱۵۔

2 ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب العتق، الفصل الاول، ۶/ ۵۴۹، تحت الحدیث: ۳۳۸۳۔

3 ......پ۲، البقرۃ: ۱۵۳۔

www.dawateislami.net

گندے واقعات کا چرچا کرنے سے بچئے!

اَب حالات واقعی ناگُفتہ بہ ہیں۔ میرے خیال سے روزانہ ایسے سینکڑوں واقعات ہوتے ہوں گے، لیکن کبھی کبھار کوئی ایک آدھ بات اُٹھ جاتی ہے، اِیشو (Issue) بن جاتا ہے اور لوگ اُس پر کَلام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ جس بے چاری کے ساتھ زِیادَتی ہوئی، ایک صدمہ تو اُسے زِیادَتی کا ہی ہو گا جو مَرتے دَم تک جانے سے رَہا، مَزید صدمہ دَر صدمہ شاید یہ ہوتا ہو گا کہ اُس کے اِس فعل کی شہرت بہت ہوتی ہے، جس کو دیکھو اُس پر تبصرہ کر رہا ہوتا ہے اور نام لے لے کر کہتا ہے کہ "فُلاں گاؤں یا فُلاں عِلاقے میں اُس بے چاری کے ساتھ یُوں ہوا۔" اُس بے چاری کو Highlight (یعنی نُمایاں) کر کے مَزید بے چاری ہم بناتے ہیں۔ کوئی قانُون دان بن جاتا ہے، کوئی سِیاست دان بن جاتا ہے، کوئی جج بن جاتا ہے اور کوئی پولیس اَفسر بن جاتا ہے۔ سب اپنے اپنے طور پر مَشورے داغ رہے ہوتے ہیں۔ جس بے چاری کے ساتھ مُعاملہ ہوتا ہو گا بے چارے اُس کے خاندان والے جوابات دے دے کر تھک جاتے ہوں گے۔ دَرندے نے جو آبرو ریزی کی اُس کا صدمہ تو ہوتا ہی ہو گا، مَزید شہرت کا صدمہ الگ تکلیف دہ ثابِت ہوتا ہو گا۔ اِس مُعاملے میں بہت مُحتاط رہنے کی ضَرورت ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی خود کشی کرتا ہے تو ہمارے ہاں یہ Trend (یعنی رَواج) ہے کہ خُود کشی کرنے والے کا نام اور عِلاقہ وغیرہ سب اَخبارات میں آجاتا ہے۔ آپ کیوں اُس کے گُناہ کو اُچھالتے پھر رہے ہیں، اُس پر پردہ ڈالیں، مُردے کی غیبت تو زندہ کی غیبت سے زیادہ سخت ہے،[1] ہمیں لوگوں کے عیب چھپانے کا حکم ہے، ڈنکے کی چوٹ پر اُچھالنے کا حکم نہیں ہے۔ اَخبارات اور میڈیا والے جو اِس طرح کرتے ہیں وہ غَلَط کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی خوفِ خُدا والے عالِمِ دین سے بات کریں گے تو وہ اِنْ شَآءَ اللہ میری تائید کرے گا کہ "بات تو صحیح ہے۔" آپ بتایئے کہ جس نے خُودکشی کی ہے، کیا اُس کا خاندان خُوشی سے جُھوم رہا ہو گا کہ "میرے بیٹے نے خُودکشی کی ہے، یا میرے بھائی نے خُودکشی کی ہے؟" اُن کی تو حالتیں خراب ہوں گی۔ پھر جب نام لے لے کر اِس بات کا چرچا ہوتا ہو گا تو اُن پر کیا گُزرتی ہو گی! ایک ایک بندہ آکر پُوچھتا ہو گا کہ "کیا ہو گیا تھا؟ کیوں خُودکشی کی تھی؟" وغیرہ وغیرہ۔

---

1 ...... فیض القدیر، ۱/۵۶۲، تحت الحدیث: ۸۵۲۔

www.dawateislami.net

زِیادَتی کے جو واقعات ہو رہے ہیں اُن کی جتنی مذمّت کی جائے اُتنی کم ہے، لیکن بعض لوگ اِن واقعات کو اُچھال کر بھی لُطف اُٹھا رہے ہوتے ہیں اور تفریحاً یہ باتیں کرتے ہیں۔ اللہ کریم اپنا خوف عطا کرے۔

عِصمت دَری کرنے والوں کو عبرت ناک سزا ملنی چاہیے

جو لوگ بچّوں، بچیوں اور عَورتوں کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں اُنہیں کیفرِ کردار تک پہنچانا چاہیے۔ قانون کو چاہیے کہ جب اُن کے پاس کوئی ایسا کیس آئے تو بھلے وہ میڈیا پر اُچھلے یا نہ اُچھلے، کوئی کچھ کرے یا نہ کرے، قانون کی یہ ذِمّہ داری ہے کہ ایسے شخص کو سزا دے اور ایسی سزا دے کہ آئندہ کسی کو ایسا کام کرنے کی جرأت نہ ہو۔ جو بھی کرنا ہے شریعت کے دائرے میں رہ کر کرنا ہے۔ ایسے لوگوں کی شریعت نے سزائیں مقرّر کی ہیں۔ اگر وہ شرعی سزائیں واقعی نافِذ ہو جائیں تو ہمارا مُعاشَرہ، مَدَنی مُعاشَرہ بن جائے۔ جو لوگ ایسے گُناہوں میں ملوّث ہیں اُنہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اگر آج بھلے قانون آپ کو نہیں پکڑتا، آپ چُھپنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، یا تھوڑا شور ہوتا ہے تو سَریوں کے پیچھے تھوڑا موج کر لیتے ہیں اور پھر آہستہ سے نَعُوْذُ بِاللہ پچھلا دروازہ کھول کر واپس آجاتے ہیں، لیکن آخرت کی پکڑ سے بچ کر کہاں جائیں گے! وہاں تو رِشوت، چالاکیاں، رُعب اور اَسلحہ وغیرہ نہیں چلے گا۔ اِس لئے سچّی توبہ کر لیں اور گُناہوں سے بچنے کی کوشش کریں۔

بَدکاری کے دُنیاوی اور اُخرَوِی نقصانات

(1) حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بدکاری کرنے والا جس وقت بدکاری کرتا ہے، مؤمن نہیں رہتا، اور چور جس وقت چوری کرتا ہے، مؤمن نہیں رہتا، اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے، مؤمن نہیں رہتا۔[1] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ”اِن تمام مقامات میں یا تو کمالِ ایمان مُراد ہے، یا نُورِ اِیمان، یعنی اِن گُناہوں کے وقت مُجرم سے نُورِ اِیمان نکل جاتا ہے۔“[2] کتنا خطرناک مُعاملہ ہے!

(2) بُخاری شریف میں ہے: ”حضرتِ سَیِّدُنا سَمُرہ بن جُندُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مَرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی، ص ۵۲، حدیث: ۲۰۲۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۷۳۔

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھانے کے بعد ہماری جانب متوجّہ ہو کر فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے زمینِ مقدّس کی طرف لے گئے۔ ہم ایک تنُور کی مثل گڑھے کے پاس پہنچے، جس کا اُوپر کا حصّہ تنگ اور نیچے سے کُشادہ تھا۔ اُس میں آگ بھڑک رہی تھی اور اُس آگ میں کچھ مَرد اور عَورتیں برہنہ تھیں۔ جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا تو وہ لوگ اُوپر آجاتے اور جب شعلے کم ہوجاتے تو شعلوں کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: زانی مَرد اور عَورتیں ہیں۔“[1] معلوم ہوا کہ جو عَورت بَخُوشی بدکاری کروائے وہ بھی گُناہ گار ہے۔ ہاں جس عورت کے ساتھ ظلماً اور جبراً گُناہ کیا گیا اُس کے لئے یہ عذاب نہیں ہے، کیونکہ وہ مظلومہ ہے، اُس کے لئے آخرت میں اَجر و ثواب ہوگا اور اس کے ساتھ ہونے والا ظلم گُناہوں کا کفّارہ بنے گا، نیز اُس کے دَرَجے بلند ہوں گے۔

(3) خَلِیْلُ الْعُلَما حضرتِ مُفتی محمد خلیل بَرَکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی کتاب ”چادَر اور چار دِیواری“ میں فرماتے ہیں: زِنا (یعنی بدکاری) وہ فعلِ شَنِیع (یعنی گھناؤنا اور گندا کام ہے) کہ اِس کی شامت سے اور اِس کی پاداش میں: (1) بلاؤں کا نُزول ہوتا ہے (2) دُشمن غلبہ پاتا ہے (3) رِزق میں تنگی آتی ہے (4) عزّت وہیبت کا زِیاں ہوتا ہے (یعنی عزّت وہیبت جاتی رہتی ہے) (5) عُمر سے بَرَکت جاتی ہے (6) مُلک و دولت میں بربادی آتی ہے (7) نِت نئی بیماریاں فروغ پاتی ہیں (8) دُعائیں قبولیت سے محروم رہتی ہیں (9) عذابِ خُداوندی کسی نہ کسی شکل میں تباہی پھیلاتا ہے (10) رُوح کی نُورانیت پر نفس کی ظلمت و تاریکی غلبہ پالیتی ہے (یعنی رُوح کی نورانیت پر نفس کا اندھیرا، چھاجاتا ہے) (11) اور بِلا توبہ مَر جائے تو عذابِ آخرت کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔[2]

(4) حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ”شہوت کی گھڑی بھر پیروی طویل غم کا باعث ہوتی ہے۔“[3] شہوت کی پیروی دُنیا میں بھی غم کا باعث ہوجاتی ہے، کیونکہ جب پکڑے جاتے ہیں تو تھانوں اور جیلوں میں بہت بُرا حشر

1 ......بخاری، کتاب الجنائز، ۱/۴۶۸-۴۶۷، حدیث: ۱۳۸۹۔

2 ......چادر اور چار دیواری، ص ۱۴۱۔

3 ......الزھد الکبیر للبیھقی، فصل فی ترک الدنیا و مخالفۃ النفس والھویٰ، ص ۱۵۷، حدیث: ۳۴۴۔

www.dawateislami.net

ہوتا ہے۔ اللہ پاک محفوظ رکھے۔ ایسے جُرم ہی نہ کریں کہ ہمارے ساتھ ایسا ہو۔ گناہ کرنے میں ایک نقصان یہ بھی ہے کہ گُناہ کُفر کا قاصد ہوتا ہے،[1] یعنی گناہ کی وجہ سے اِیمان برباد ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ مَزید پھر نزع کی سختی، قبر کے عذاب، قیامت کے 50 ہزار سالہ دن[2] اور جہنّم کے عذاب کا بھی مُعاملہ ہے۔ یُوں تھوڑی سی لذّت کے نتائج بہت بھیانک ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو محفوظ رکھے اور اس طرح کے گُناہوں کے خلاف ہم سب کو ڈَٹ کر کام کرنے کی سعادت بخشے۔

مَدَنی ماحول کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اِسلامی آپ کے سامنے ہیں۔ طرح طرح کے گُناہ گار اور مُجرم آج آپ کو مُبَلِّغ کے رُوپ میں ملیں گے۔ اِنہوں نے گُناہوں سے توبہ کی، مُبَلِّغ بن گئے اور اب دوسروں کو گناہوں سے بچا رہے ہیں۔ سب کو دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جانا چاہیے، اِس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے آپ اِنْ شَآءَ اللہ نَمازی اور سُنّتوں کے پابند بنیں گے، گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رَغبت پیدا ہو گی، نیز آپ مُتَّقِی، پرہیز گار، عاشقِ رسول، عاشقِ صحابہ و اَہلِ بَیت اور عاشقِ اَولیا بن کر اُبھریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اللہ پاک سب کو گُناہوں سے بچائے اور نیک بنائے۔

رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی کی اَہمیت

سُوال: کیا کھانا کھانے کے بعد 40 قدم چلنا حدیثِ پاک میں آیا ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ طبیبوں کے مشورے ہوتے ہیں۔ "قُوتُ الْقُلُوب" میں رات کے کھانے کے بعد 100 قدم چلنے کا لکھا ہے۔[3] فیضانِ سُنّت جلد اوّل میں ہے: "شام کو کھانے کے بعد کم از کم 150 قدم چلئے۔ شام کے کھانے کے بعد مطلقاً ٹہلنا بہتر ہے اور یہ 150 قدم چلنے کا قول اَطِبّا کا ہے۔" عَرَب کے حکیم اور طبیب حارِث بن کَلَدہ کا کہنا ہے کہ "جب تم میں سے کوئی ناشتہ کرے

---

1 ......شعب الایمان، باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة، فصل فی الطبع علی القلب، ۵/۴۴۷، حدیث: ۷۲۲۳۔

2 ......پ۲۹، المعارج: ۴۔

3 ......قوت القلوب، الفصل الاربعون، ذکر اخبار جاءت فی الآثار رویناها ... الخ، ۲/۳۶۴۔

www.dawateislami.net

تو اُس کے بعد تھوڑی دیر سو جائے، اور جو رات کا کھانا کھائے تو وہ سونے سے پہلے 40 قدم چل لے۔ ''[1] کہا گیا ہے کہ ''دن کا بہترین کھانا صبح کے وقت کا ہے، اور رات کا بہترین کھانا وہ ہے جو رات کی تاریکی پھیل جانے سے پہلے ہو۔''[2]

ہمارے ہاں تو بڑے شہروں، خاص طور پر کراچی میں ایسا طبقہ بھی ہے جو رات کو 11 یا 12 بجے کھانا کھاتا ہے۔ مغرب کے بعد کا وقت کھانا کھانے کے لئے بہترین ہے، کیونکہ اُس وقت پُورا اندھیرا نہیں پھیلتا۔ جامعاتُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) میں رات کا کھانا مغرِب کے بعد ہی کھایا جاتا ہے۔ عام طور پر کام دَھندے والے لوگ 11 یا 12 بجے کھانا کھاتے ہیں اور پھر بستر پر اَوندھے پڑ جاتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ ''یار دائمی قبض لگی ہوئی ہے، کبھی پَیٹ جاری ہو جاتا ہے، گیس ہوتی ہے'' وغیرہ۔ ایسے لوگوں کی وجہ سے چُورَن بھی بہت بکتے ہیں اور ڈاکٹروں کو بھی روزی میں بَرَکت کی دُعا کا پھل نظر آتا ہے۔ کھانے کے فوراً بعد سونے یا کھا کھا کر بیٹھے رہنے سے پیٹ پُھولتا ہے، کیونکہ حَرَکت کچھ کرتے نہیں ہے، بس ڈَٹ کر کھایا، بلکہ دھکیلا، اُنڈیلا اور چلے گئے۔ پیٹ نکلنے کی وجہ سے اِنسان بدنُما بھی ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے جاتے ہوئے مَزہ بھی نہیں آتا، بلکہ شَرم آتی ہے کہ ''یار، یہ مصیبت کہاں لگ گئی۔'' لیکن حد تو یہ ہے کہ اِس کے باوُجود بے تُکا کھانے سے باز نہیں آتے۔ اللہ پاک خیر اور عافیت نصیب فرمائے۔

اُنگلیوں کے پَورے قیامت میں گواہی دیں گے

سُوال: تسبیحات کی گنتی کس ہاتھ اور کس اُنگلی سے شروع کرنی چاہیے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جو بھی عِزّت والا اور اچھا کام ہو وہ سیدھے ہاتھ سے کرنا سُنّت ہے۔[3] تسبیحات پڑھنا بھی اچھا کام ہے، اِس لئے یہ سیدھے ہاتھ سے ہی شروع کرنا چاہیے۔ جن اُنگلیوں پر گِن کر ہم تسبیحات وغیرہ پڑھتے ہیں اُن کے پَورے قیامت کے

---

1 ......المستطرف، باب فی الطعام و آدابہ والضیافة و آداب المضیف، ماجاء فی آداب الاکل، ۱/۳۰۹۔ دین و دنیا کی انوکھی باتیں (مترجم)، ۱/۴۲۴۔

2 ......المستطرف، باب فی الطعام و آدابہ والضیافة و آداب المضیف، ماجاء فی آداب الاکل، ۱/۳۰۹۔ دین و دنیا کی انوکھی باتیں (مترجم)، ۱/۴۲۵۔

3 ......ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الانتعال، ۴/۹۶، حدیث: ۴۱۴۱۔

www.dawateislami.net

دِن گواہی دیں گے۔[1] جو لوگ دانے والی تسبیح اِستعمال کرتے ہیں وہ بھی جائز ہے اور اُس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔

(**نگرانِ شوریٰ** نے پوچھا:) کیا تسبیح کے دانے بھی قیامت کے دِن گواہی دیں گے؟

(**امیرِ اَہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اُمّید تو ہے کہ یہ دانے بھی گواہی دیں گے۔ البتّہ جو شخص ہر وقت ہاتھ میں تسبیح لئے رِیاکاری کی نیّت سے کُچھ نہ کُچھ پڑھتا رہتا ہے، ہو سکتا ہے کہ اُس کے لئے تسبیح کی گواہی Minus میں (یعنی اس شخص کے خلاف) چلی جائے کہ یہ ریاکار تھا اور لوگوں کو دِکھانے کے لئے تسبیح پڑھتا تھا۔ یہ میں نے تنبیہ کرنے کے لئے عرض کیا ہے۔ ہمیں جو کام بھی کرنا ہے اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے کرنا ہے۔ دِکھاوے کے لئے نہیں کرنا۔

وَقت میں بَرَکت کا وظیفہ

سُوال: ایسا لگتا ہے کہ ہمارے وقت میں بے بَرَکتی آگئی ہے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ وقت میں بے بَرَکتی کے کیا اَسباب ہوتے ہیں؟ نیز وقت میں بَرَکت کا کوئی وظیفہ بھی عطا فرمادیجئے۔

(محمد فیضان رضا عطاری۔ طالبِ علم مَرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)

جواب: دراصل ہمارے ہاں جدول اور Time table بنانے کا سلسلہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ہمیں یہ لگتا ہے کہ وَقت میں بے بَرَکتی ہوگئی ہے، ورنہ اگر Time to time ہر کام کیا جائے تو لگے گا کہ ”نہیں نہیں! کافی بَرَکت ہے۔“ جیسے جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو ایک گھنٹے تک بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر ہم یہ طے کرلیں کہ اِتنی دیر میں کھانا کھانا ہے تو پتا چلے گا کہ ہم 15 مِنٹ میں بھی فارِغ ہوسکتے ہیں۔ یُوں پون گھنٹے کی بچت ہوگئی۔ اِسی طرح اگر یہ طے کرلیں کہ مجھے آدھے گھنٹے کے بجائے چار مِنَٹ میں چائے پینی ہے تو 26 مِنَٹ کی بچت ہوجائے گی جو ہم چائے کا پِیالہ پکڑ کر گپّے مارنے میں گُزار دیتے تھے۔ یُوں بندہ کوشش کرے تو اپنا وقت بچاسکتا ہے۔ وقت میں بَرَکت کا یہی وظیفہ ہے۔

دجّال سے حِفاظت کا نسخہ

سُوال: سُنا ہے کہ ”جس وقت دجّال آئے گا اُس وقت جسے سُورۂ کہف کی آخری آیت یاد ہوگی وہی بچ سکے گا۔“ اس

---

1 ......ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، ۵/۲۹۷-۲۹۸، حدیث:۳۴۹۷۔

www.dawateislami.net

میں کہاں تک حقیقت ہے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”مَدَنی پنج سُورہ“[1] میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو سُورۂ کہف کی پہلی 10 آیتیں یاد کرے گا، دجّال سے محفوظ رہے گا۔[2] ایک رِوایت میں ہے: جو سُورۂ کہف کی آخری 10 آیتیں یاد کرے گا دجّال سے محفوظ رہے گا[3]۔[4]

کوئی سَلام کا جواب نہ دے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر کوئی سَلام کا جواب نہ دے تو کیا کریں؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف کریں (یعنی نیکی کی دعوت دیں)، اُسے سمجھائیں، سَلام کے فضائل بتائیں اور سَلام کا جواب دینے کا طریقہ سکھائیں۔ بعض اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سامنے والا کسی کام میں مَصروف ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ جواب نہیں دے پاتا۔

تین فائدے مند اَمراض

سُوال: میرے ماموں کو فالِج ہو گیا ہے۔ اُن کے لئے دُعا کی اِلتجا ہے۔ نیز فالِج سے بچنے کا کوئی عِلاج بتا دیجئے۔

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے آپ کے ماموں جان کو شِفائے کامِلہ، عاجِلہ، نافِعہ عطا فرمائے۔ اِس طرح کے کسی مَریض کو جب دیکھیں تو یہ دُعا پڑھ لینی چاہیے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِہٖ

1 ...... ”مَدَنی پنج سُورہ“ امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے اور اس کے 419 صفحات ہیں۔ یہ کتاب مشہور قرانی سُورَتوں، دُرودوں، رُوحانی و طِبّی عِلاجوں کا دلچسپ مجموعہ ہے، اِس کتاب کا ہر گھر میں ہونا مفید ہے۔ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جا سکتی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... مسلم، کتاب صلاۃ المسافر وقصرھا، باب فضائل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی، ص ۳۱۵، حدیث: ۸۰۹۔

3 ...... مسلم، کتاب صلاۃ المسافر وقصرھا، باب فضائل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی، ص ۳۱۵، حدیث: ۸۰۹۔

4 ...... مدنی پنج سورہ، ص ۳۸۔

www.dawateislami.net

وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا" اِنْ شَآءَ اللہ وہ بیماری کبھی نہیں ہو گی۔[1] البتّہ تین بیماریاں ایسی ہیں جن میں مبتلا لوگوں کو دیکھ کر یہ دُعا نہ پڑھی جائے: (1) نزلہ زُکام، کیونکہ یہ بہت ساری بیماریوں کو نِکالتا ہے۔ (2) آشوبِ چشم، یہ آنکھوں کی بیماری ہے، اِس میں آنکھیں لال ہو جاتی ہیں اور پانی نکلتا ہے۔ اِس بیماری سے اندھے ہونے کا مَرض دُور ہوتا ہے۔ یہ بھی مُبارَک مَرض ہے۔ (3) خارِش، کیونکہ اِس سے کوڑھ یعنی سفید داغ والی بیماری سے حفاظت ہوتی ہے۔[2] اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تو کافِر کے مُردے کو دیکھ کر بھی یہ دُعا پڑھتا ہوں کہ یہ جس مَرض یعنی کُفر میں مَرا اِس سے بڑھ کر اور کون سا مَرض ہو گا!![3] اللہ پاک ہمیں محفوظ رکھے۔

فالج ہونے کے چند اسباب

فالج اور اِس طرح کے اَمراض اکثر زِیادہ کھانے، بدپرہیزی کرنے، وَرزِش نہ کرنے اور پیدل نہ چلنے کی وجہ سے ہوتے ہیں، کیونکہ اِن سب چیزوں سے نسیں سُن ہوتی چلی جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ فالج ہو جاتا ہے۔ فالج عام طور پر تھوڑی بڑی عُمر کے بعد ہوتا ہے، عُمر بڑھتی رہتی ہے تو اِس کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ اگر اِنسان حَرکت کرتا رہے، ہاتھ پیر ہلاتا رہے اور کسی ماہِر سے مشورہ کرکے اپنی عُمر کے حساب سے ہلکی پُھلکی ورزش اور Exercise کرتا رہے تو بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں، کیونکہ بُڑھاپے میں خاص کر نَسیں سخت اور تنگ ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے خُون کے بہاؤ میں رُکاوٹ کھڑی ہوتی ہے۔ جو بے چارہ چَربی اور چکناہٹ کھائے گا، جیسے آج کل تَلی ہوئی چیزیں کھائی جاتی ہیں اور بعض بوڑھے بھی ایسی چیزیں جی بھر کر کھا رہے ہوتے ہیں تو اُنہیں اِس طرح کے اَمراض ہو جاتے ہیں۔ فَالِج تکلیف دہ اور مُوذِی مَرض ہے۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رَحم فرمائے۔ فَالِج کی اور بھی وُجوہات ہوتی ہیں۔ فالج اور لقوہ میں فرق یہ ہے کہ فَالِج عام طور پر آدھا بَدَن مفلوج کرتا ہے اور زِیادہ تَر اُلٹے ہاتھ کی طرف ہوتا ہے۔ جبکہ اگر آدھا چہرہ مفلوج ہو جائے تو اُسے لَقوہ کہتے ہیں۔

---

1 ...... جنتی زیور، ص ۶۱۴۔

2 ...... جنتی زیور، ص ۶۱۴۔

3 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۰۶۔

www.dawateislami.net

فالج اور لقوہ کے دو رُوحانی عِلاج

(1) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ 11 بار نئی رِکابی (یعنی نئی پلیٹ جو اِستعمال نہ ہوئی ہو) پر لکھ کر پینے سے اِنْ شَآءَ الله لقوے سے نجات مِلے گی۔ (2) یَا اللهُ۔ 100 بار سوتے وقت پڑھنے سے اِنْ شَآءَ الله شیاطین کی شرارت نیز فالج اور لقوے کی آفت سے حِفاظت ہو گی۔[1]

قبر پر اَذان دینے کا وقت

سُوال: قبر پر اَذان کِس وقت دیں؟ لوگ کہتے ہیں کہ جب سب چلے جائیں اُس وقت اَذان دینی چاہیے۔

(محمد شہزاد۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: کِتابوں میں میّت کو دفن کرنے کے بعد اَذان دینے کا لکھا ہے۔[2] ایسا کہیں پڑھنا یاد نہیں کہ سب لوگوں کے جانے کے بعد اَذان دی جائے۔

کشتیٔ نُوح میں سُوار ہونے والا پہلا پرِندہ

سُوال: حضرتِ سیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے کشتی میں سب سے پہلے کون سا پرِندہ رکھا تھا؟

(اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِضاعی پوتے حَسَن رضا کا سُوال)

جواب: حضرتِ سیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے کشتی میں سب سے پہلے طوطے کو سُوار کیا تھا۔[3]

7 سال میں 10 ہزار بچّوں کا اِغوا

سُوال: بچّوں کے اِغوا برائے تاوان اور Short-term kidnapping کی وارداتوں میں بہت اِضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ ایک رِپورٹ کے مطابق پچھلے سات سالوں کے دوران پاکستان میں 10 ہزار سے زائد بچّے اِغوا ہو چکے ہیں۔ اگر اِس

---

1 ...... بیمار عابد، ص ٢٨۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۶۵۴۔

3 ...... تفسیر خازن، پ ١٢، ھود، تحت الآیۃ: ۴٠، ٢/ ٣۵٢۔

www.dawateislami.net

چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اپنے بچّوں کو تربیت نہ دی تو یہ پُھول جیسے بچّے اِسی طرح ظلم وزِیادَتی کا شِکار بنتے رہیں گے۔ ہمیں ایسے کیا اِقدامات کرنے چاہئیں کہ اپنے پُھول جیسے بچّوں کو اِن دَرِندوں سے دُور رکھ سکیں؟

جواب: چاروں طرف سے آفتوں اور مصیبتوں کا ڈیرہ ہے۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رَحم فرمائے، ہماری بَہو بیٹیوں کی عزّتیں بھی سَلامت رہیں، ہمارے بچّوں کی جانیں اور عزّتیں بھی محفوظ رہیں، اللہ کرے کہ عَذاب سے بھی محفوظ ہو جائیں اور ہم سب نیک بن جائیں، باعَمل بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

واقعی کبھی کبھی سننے میں آتا ہے کہ بچّے کو اُٹھا کر لے گئے، نَعُوْذُ بِاللہ گندا کام کیا اور پھر اپنا پاپ چُھپانے کے لئے اُس کو مار کر پھینک دیا، یا لاش کو جَلا دیا کہ کہیں پہچان نہ ہو جائے کہ ”کس کا بچّہ تھا؟“ بعض تو بچّوں کو مار کر جنگلوں میں ڈال آتے ہیں اور بڑی وَحشیانہ حَرکتیں کرتے ہیں۔ اِن لوگوں کو خُدا کا خوف نہیں ہوتا۔ اِنہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔

چھوٹے بچّوں کو یہ چیزیں سکھائیں

آپ کو چاہیے کہ اپنے بچّوں کو کچھ ایسی تربیت دیں جس سے اُن کی حِفاظت ہو سکے۔ مثلاً: (1) اپنے بچّوں کو اچّھی طرح سمجھا دیں کہ ”جس کو آپ جانتے نہیں ہیں اُس کی گاڑی میں کبھی مت بیٹھنا، کیونکہ ہم آپ کو لینے کے لئے کسی اَنجان آدمی کو نہیں بھیجیں گے۔“ (2) بچّے کو سکھائیں کہ ”اگر کوئی آپ کو پکڑنے کی کوشش کرے، یا گاڑی میں بٹھانے کے لئے زبردستی کرے تو ہاتھ پیر مار کر چیخیں ماریں اور شور مچائیں۔“ اِس طرح لوگ متوجّہ ہو جائیں گے اور اگر وہ اِغوا کرنے والا ہو گا تو شور کی وجہ سے گھبرا کر چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ (3) اِسی طرح بچّے کو بتائیں کہ ”راستے میں چلتے ہوئے اگر کوئی اَنجان شخص آپ سے کوئی سُوال کرے یا بات چیت کرے تو فوراً دُور چلے جائیں یا وہاں سے بھاگ جائیں۔“ (4) یُوں ہی بچّے کو یہ بھی سمجھائیں کہ ”اَنجان آدمی چاہے داڑھی اور عِمامہ والا ہی کیوں نہ ہو، یا اَنجان عَورت کیسے ہی اچھے حُلیے والی کیوں نہ ہو، آپ کے ساتھ میں چلنے کی کوشش کرے، یا ٹافی یا کوئی کھلونا وغیرہ دے تو نہ لیں اور نہ ہی اُس کے ساتھ کہیں جائیں۔“ میرے بچپن کے دِنوں میں بھی اِس قسم کے واقعات ہوتے تھے تو میری والدہ مجھے سمجھاتی تھیں کہ ”کوئی سونے کا ڈھیر دِکھائے تب بھی اُس کے پاس نہیں جانا۔“ (5) ماں باپ غور کریں کہ اپنے بچّے

www.dawateislami.net

کو اکیلے مدرسے وغیرہ پڑھنے کے لئے نہ جانے دیں۔ ” یہ Risky (یعنی خطرے والی بات) ہے، اکیلے میں خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے، اِس لئے بچّے کو لانے اور لے جانے کے لئے کوئی نہ کوئی ترکیب رکھیں۔ یا اگر گھر میں کوئی نہیں ہے اور بچّہ تالا کھول کر گھر میں جائے گا تو ایسی صُورت میں بچے کو سمجھا دیں کہ ”گھر کی چابی نہ کسی کو دیں اور نہ کسی کو دِکھائیں۔ “کیونکہ چابی دیکھ کر اِغوا کرنے والا سمجھ جائے گا کہ ”یہ بچّہ اکیلا ہے اور خُود ہی چابی سے دروازہ کھول کر اندر جائے گا۔ “اِس طرح خطرہ بڑھ جائے گا۔ (6) ماں باپ کو چاہیے کہ ”بچّوں کے ساتھ پیدل چلتے وقت ہمیشہ اِرد گرد نظر رکھیں اور بِلا وجہ فون کا اِستِعمال نہ کریں“ کیونکہ اِس سے توجّہ بَٹ سکتی ہے اور دُوسرا اِس کا فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ (7) والدین اِس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ”بچّہ اکیلا گھر سے باہر نہ جائے، نہ کھیلنے اور نہ ہی کسی اور کام سے۔ “اگر کسی مجبوری کی وجہ سے بھیج دیں اور زیادہ دیر ہو جائے تو جہاں بھیجا تھا فوراً اُس جگہ معلومات کریں کہ ”بچّہ ابھی تک آیا کیوں نہیں؟“

بچّوں کو یہ دُعائیں یاد کروائیں

(1) صبح و شام اوّل و آخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھ کر تین تین بار پڑھئے: ”بِسْمِ اللهِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَاَھْلِیْ وَ مَالِیْ۔ یعنی اللہ پاک کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اَولاد اور اَہل و مال کی حِفاظت ہو۔ “[1] صِرف عَرَبی دُعا پڑھنی ہے، ترجمہ نہیں پڑھنا۔ (2) وُضو کے دوران ہر عضو کو دھوتے وقت ”یَا قَادِرُ“ پڑھنے کا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ اِنسان یا جن کوئی بھی اِغوا نہیں کر سکے گا۔[2] (3) گھر، مدرسے یا جہاں بھی کچھ دیر ٹھہریں وہاں سے نِکلنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیں: ”بِسْمِ اللهِ تَوَکَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِالله۔ “حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں، جب وہ آدمی کہتا ہے: ”بِسْمِ الله“ تو فرشتے کہتے ہیں: ”تجھے سیدھی راہ کی طرف ہِدایت مِل گئی۔ “اور جب وہ کہتا ہے: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِالله“ تو فرشتے کہتے ہیں: ”تجھے حفاظت حاصل ہو گئی۔ “جب وہ کہتا ہے: ”تَوَکَّلْتُ عَلَى

---

1. ...... شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص ۱۵۔
2. ......40 روحانی علاج، ص ۹۔

www.dawateislami.net

اللہِ“تو فرشتے کہتے ہیں: ”تجھے آزادی مِل گئی۔“اس کے بعد اس شخص کے دو شیطان جو اُس پر مُسَلَّط ہوتے ہیں، وہ اس کے سامنے آتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں: اب تم اُس شخص سے کیا چاہتے ہو جِسے سیدھی راہ کی طرف ہِدایت، حِفاظت اور آزادی مِل گئی!!“[1] بڑے بھی یہ دُعا یاد کرلیں کہ جب بھی آفس یا دُکان سے نکلیں تو یہ دُعا پڑھ لیں۔ اِسلامی بہنوں کو بھی چاہیے کہ یہ دُعا یاد کریں، اللہ پاک نے چاہا تو حادِثوں، آفتوں، ڈاکوؤں، اِغوا کرنے والے بدمَعاشوں اور دَرِندہ صفت لوگوں سے حِفاظت ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہ خَیر وعافیت کے ساتھ گھر پلٹیں گی۔

چند اَہم ہِدایات

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:)(1) بعض اَوقات اِغوا کرنے والے پلاننگ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور آنا جانا سب نوٹ کرتے ہیں، اِس لئے میری تعلیمی اِداروں سے درخواست ہے کہ بچّے کو کسی بھی نئے شخص کے حوالے نہ کریں، آپ کو Regular(یعنی مستقل آنے والی) Vans کی پہچان ہونی چاہیے۔ بعض اَوقات گھر کے مُلازِمین وغیرہ بھی اِس طرح کی چیزوں میں مُلوّث پائے جاتے ہیں جو اِطّلاع دے رہے ہوتے ہیں کہ ”بچّہ یُوں آتا ہے اور یُوں جاتا ہے“ وغیرہ۔ (2)والدین سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ کے مُلازِمین، چاہے ڈرائیور ہوں، مالی ہوں، چوکیدار ہوں یا ماسی وغیرہ ہوں اُن سب کے شناختی کارڈ کی کاپی اور اُن کے نمبرز آپ کے پاس محفوظ ہونے چاہئیں، کیونکہ بعض اَوقات جب مسائل ہوتے ہیں تو اِن کا کوئی اَتا پتا ہمارے پاس نہیں ہوتا۔ اِسی طرح آپ کو بچّے کی ٹرانسپورٹ چاہے وہ Suzuki والا ہو یا Van والا ہو، اُن کی بھی پُوری معلومات ہونی چاہیے اور اُن کی گاڑی کا نمبر بھی پتا ہونا چاہیے، کیونکہ ہر تعلیمی اِدارہ ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں دیتا، پرائیویٹ اِسکولوں والے کہہ دیتے ہیں کہ ”آپ اِن سے بات کرلیں، یہ اِس اِسکول کے بچّوں کو لاتے لے جاتے ہیں۔“ اِس لئے معلومات ہونا ضروری ہے۔(3) اپنے قریبی تھانے کا نمبر لازمی کسی نُمایاں مقام پر لکھئے کہ ”مجھے ایمرجنسی میں اِس نمبر پر فون کرنا ہے۔“ (4)یُوں ہی ایڈوانس میں 2،3 بیلنس کارڈز اپنے پاس رکھیں، کیونکہ بعض اَوقات جب ایمرجنسی ہوتی ہے اور بیلنس نہیں ہوتا تو اِنسان کو پچھتاوا ہوتا ہے۔

[1] ......ابن ماجه، كتاب الدعا، باب مايدعو به الرجل اذا خرج من بيته، ۴/ ۲۹۲، حديث: ۳۸۸۶۔

www.dawateislami.net

نماز میں آگے یا پیچھے سے کپڑا اُٹھانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز کے دوران رُکوع یا سجدے سے اُٹھتے ہوئے قمیص کو پیچھے سے ہٹاتے اور دُرُست کرتے ہیں۔ اِس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں نماز کے دوران کپڑا آگے یا پیچھے سے اُٹھانا مکروہِ تحریمی لکھا ہے۔[1] البتّہ اگر کوئی وجہ ہو، جیسے بعض کپڑے ایسے ہوتے ہیں جو چپک جاتے ہیں تو ضرورتاً کپڑا چُھڑانے میں حَرَج نہیں ہے۔[2] بعض لوگ اَلتَّحِیّات یا دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت بھی قمیص کا ایک کونا ہاتھ سے ٹھیک کرتے ہیں، حالانکہ اِس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نَماز میں ایسی غیر ضروری حَرکتیں نہ کی جائیں۔ اگر ایسی حَرکتوں کی عادت ہے تو یہ ایک بار سُننے سے نہیں جائے گی، بلکہ اِسے Serious (یعنی سنجیدگی سے) لینا پڑے گا اور کسی اِسلامی بھائی کی بھی ڈیوٹی لگانی پڑے گی کہ ”یار کبھی نَماز میں میری کوئی ایسی حَرکت دیکھو تو مجھے بتانا۔“ ایسا کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عادت ختم ہو جائے گی۔

اِنتِقال کے بعد چہرے پر مسکراہٹ

سُوال: اس طرح کی جو کیفیات سامنے آتی ہیں، ان سے ہمیں کیا مدنی پھول حاصل کرنے چاہئیں؟ (مدرسۃ المدینہ جامع مسجد لطیف آباد نمبر 5 کے مُدرِّس قاری محمد آصف عطاری کے جنازے کی ویڈیو دکھائی گئی جس میں ان کے چہرے پر واضح مسکراہٹ نظر آرہی تھی، پھر یہ سُوال کیا گیا)

جواب: واقعی واضح نظر آرہا ہے کہ چہرے پر مسکراہٹ ہے۔ یہ اللہ پاک کا اِنعام ہے۔ ایک رُباعی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ”جب تو دُنیا میں آیا تھا تو رو رہا تھا، جبکہ لوگ ہنس رہے تھے۔ اب دُنیا سے اِس طرح جا کہ لوگ رو رہے ہوں، جبکہ تو ہنس رہا ہو۔“ مَاشَآءَ اللہ اِن کا چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ دُنیا سے مسکراتے ہوئے جا رہے ہیں۔ کئی بُزرگوں کے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ اِنتِقال کے وقت اُن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی، جیسے حضور مفتیٔ اَعظم ہِند مولانا مصطفےٰ رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، جب آپ کا اِنتِقال ہوا تو آپ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔ یہ نیک بندوں پر اللہ پاک کا کَرَم ہوتا ہے۔ اللہ کریم چہرہ بگڑنے سے بچائے۔ مَرتے وقت چہرہ بگڑ جائے تو بڑی عبرت ہوتی ہے۔ میں نے بعض لوگوں کے بگڑے چہرے دیکھے ہیں۔ اللہ کریم سے عافیت کا سُوال ہے۔

---

1 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۶۲۴، حصہ:۳۔ 2 ......مختصر فتاویٰ اہلِ سنّت (قسط:۱)، ص ۴۳۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	دجّال سے حِفاظت کا نسخہ	11
خواب کی تعبیر کون بیان کر سکتا ہے؟	1	کوئی سَلام کا جواب نہ دے تو کیا کریں؟	12
آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے کتنے جمعے اَدا فرمائے؟	2	تین فائدے مند اَمراض	12
سانپ کو زِندہ چھوڑ دینا کیسا؟	3	فالج ہونے کے چند اسباب	13
نامُساعِد حالات میں کیسے صبر کیا جائے؟	4	فالج اور لقوہ کے دو رُوحانی عِلاج	14
زِیادَتی، اِغوا اور قتل کے اَفسوس ناک واقعات	5	قبر پر اَذان دینے کا وقت	14
گندے واقعات کا چرچا کرنے سے بچئے!	6	کشتیِ نُوح میں سُوار ہونے والا پہلا پرِندہ	14
عِصمت دَری کرنے والوں کو عبرت ناک سزا ملنی چاہیے	7	7 سال میں 10 ہزار بچّوں کا اِغوا	14
بدکاری کے دُنیاوی اور اُخروی نقصانات	7	چھوٹے بچّوں کو یہ چیزیں سکھائیں	15
مَدَنی ماحول کی بہاریں	9	بچّوں کو یہ دُعائیں یاد کروائیں	16
رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی کی اَہمیت	9	چند اَہم ہِدایات	17
اُنگلیوں کے پَورے قِیامت میں گواہی دیں گے	10	نَماز میں آگے یا پیچھے سے کپڑا اُٹھانا کیسا؟	18
وقت میں بَرَکت کا وظیفہ	11	اِنتقال کے بعد چہرے پر مسکراہٹ	18

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
تفسیر طبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد ابراہیم، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العربیۃ الکبریٰ
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار إحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
الزھد الکبیر للبیھقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی القاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
منحۃ الخالق علی البحر الرائق	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مختصر فتاویٰ اہل سنت	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
الکامل فی التاریخ	ابو الحسن علی بن ابو الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم شیبانی، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
المستطرف فی کل فن مستظرف	امام بہاء الدین محمد بن احمد بن منصور ابشیہی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
دین و دنیا کی انوکھی باتیں (مترجم)	امام بہاء الدین محمد بن احمد بن منصور ابشیہی، متوفی ۸۵۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
جنتی زیور	علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
چادر اور چار دیواری	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک سٹال لاہور
مدنی پنج سورہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بیمار عابد	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
40 روحانی علاج	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
شجرہ قادریہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"غور و فکر"** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net